سوال

(مسئلہ (242

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہے۔ ایک جدید کاروباری معاملہ ہے۔ جس کا اسلامی فقہ کے ابتدائی دور میں کوئی وجود نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ دور حاضر کے جن ماہرین علم نے اس پر بحث کی ہے ان کی آراء مختلف ہیں۔ بعض اس کے جائز ہونے کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ جب کہ بعض دور س اور باریک بین حضرات نے اس کے بر عکس اس َ

1۔ طالب بیمہ ایک معین رقم معینہ مدت تک بالاقساط ادا کرتا ہے اس کے عوض بیمہ کمپنیاں اسے خطرات سے تحفظ اور گرام قدر سالانہ منافع پیش کرتی ہیں۔

2۔ یہ کمپنیاں اپنی صوابدید کے مطابق جہاں چاہیں اس رقم کو صرف کریں طالب بیمہ اس سے قطعی طور پر لاتعلق ہوتا ہے یہ رقم جائز و ناجائز کاموں پر صرف کی جاتی ہے۔ جیسے عمارات کی تعمیر اور بھاری شرح سود پر آگے بڑی کمپنیوں کو قرض دینا وغیرہ۔

3۔ طالب بیمہ اگر معینہ مدت تک زندہ رہے اور پوری رقم بالاقساط ادا کر دے تو وہ کمپنی سے ادا کردہ رقم سے زائد وصول کرن کا حقدار ہو جاتا ہے اگر اس مدت سے پہلے مرجائے تو اس کی طرف سے نامزد شخص زر بیمہ کا مستحق ہوتا ہے۔

4۔ اگر طالب بیمہ معینہ مدت سے پہلے اپنی اقساط بند کر کے معاہدہ بیمہ کو ختم کرنا چاہیے تو جمع شدہ رقم کمپنی ضبط کر لیتی ہے۔

لی تعریف مختصر طور پر یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک ایسا معاہدہ ہے۔ جس کی رو سے تحفظ دھندہ یعنی بیمہ کمپنی پر یہ لازم ہوجاتا ہے کہ وہ اس شخص کو جس نے بیمہ پالیسی خریدی ہے حادثہ یا نقصان پہنچنے کی صورت میں ایک مخصوص رقم ادا کرے۔ اس تعریف سے بیمہ کے تین عناصر کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہیں :

1۔ بیمہ کی قسط۔ 2۔ خطرہ۔ 3۔ بیمہ کی رقم

نت بھی پیش آسکتا ہے۔ یہ خطرہ اور حادثہ ہی اس کاروبار بیمہ میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ اور باقی دوسرے عناصر کے لئے بنیاد فراہم کرتا ہے اس کاروبار کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ معاہدہ کی رو سے فریقین زمہ دار بن جاتے ہیں۔ اس میں ایک فریق خطرات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہوتا ہے اور دوسرا و

ریفات سے اس کے جو اہم عناصر سامنے آئے ہیں وہ شک وشبہ غیر یقینی کیفیت اور معاملہ کے بنیادی اجزاء کا غیر معلوم اور غیر معین ہونا ہے۔ جس معاملہ میں یہ عناصر پائیں جائیں وہ معاملہ مبنی پر دھوکا سمجھا جائے گا اور شریعت میں ایسا معاملہ ناجائز اور حرام ہے۔ ہم اس مقام پر یہ وضاحت کر دینا ضروری خیاا

معاملات میں دھوکہ چار طرح سے ہوسکتا ہے

1۔ خود کسی چیز کے وجود میں دھوکہ ہو۔ جیسا کہ گم شدہ اونٹ کی خرید وفروخت۔

2۔ کسی چیز کے حصول میں دھوکہ ہو جیسا کہ اڑتے ہوئے پرندوں کی خرید وفروخت۔

3۔ کسی چیز کی مقدار میں دھوکہ ہو۔ جیسے پتھر پھینکنے کی جگہ تک زمین کی خرید وفروخت۔

4۔ مدت حصول میں دھوکہ جیسا کہ حمل کے جنم تک قیمت ادا کرنا وغیرہ کاروبار بیمہ میں دھوکہ کی یہ چاروں اقسام پائی جاتی ہیں۔

★ کسی چیز کے وجود میں دھوکہ کا پایا جانا۔ یہ دھوکہ کی شدید ترین قسم ہے یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے صرف معدوم چیز کے معاوضہ پر ہی بطلان کا حکم نہیں لگایا بلکہ وہ اس کے حکم کے تحت ہر اس چیز کو شامل کرتے ہیں۔ جس کے وجود اور عدم دونوں کا احتمال ہو دھوکہ کی یہ قسم کاروبار بیمہ میں پوری طرح دیکھی ج

سی چیز کے حصول میں دھوکہ پایا جانا اس کے معاوضے کو باطل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ دریا میں تیرتی ہوئی مچھلیوں کی قیمت ادا کرنا کیوں کہ جو شخص ان کی قیمت ادا کرتا ہے وہ گویا ان کے حصول کو داؤ پر لگا رہا ہے۔ وہ معاملہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ اس نے جس چیز کی قیمت ادا کی ہے۔ وہ اسے حاصل بھی کر سکے گا

عاوضہ کی مقدار کا دھوکہ بھی وجود اور حصول کی طرح معاوضہ کو باطل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ مٹھی بند روپوں کے عوض کوئی چیز خریدنا شرعاً باطل ہے۔ اس طرح نقصانات کے بیمہ میں طالب بیمہ کو معاہدہ کرتے وقت اس معاوضہ کی مقدار کا علم نہیں ہوتا جو بیمہ کمپنی حادثہ پیش آنے کی صورت میں ادا کرے گی۔ اس

ہ والے معاملات میں اگر مدت معلوم نہ ہو تو بھی معاملہ بالکل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حمل کی خرید وفروخت اس لئے منع ہے کہ اس کی معیاد غیر متعین ہوتی ہے اس طرح تاحیات بیمہ پالیسی میں بیمہ کمپنی بیمہ کی رقم طالب بیمہ کے مرنے کی صورت میں ادا کرنے کا عہد کرتی ہے جبکہ یہ معیاد یعنی اس کے مرنے کا

بیمہ کا معاملہ جوا پر مشتمل ہے۔

ہی حرام اور ناجائز ہے کہ اس میں جوا پایا جاتا ہے۔ جو قرآن کریم کی نظر میں ایک شیطانی عمل ہے۔ حصول زر کی ہر وہ شکل جوا ہے جس میں اسے حاصل کرنے کا دارومدار محض اتفاق پر ہو اور دوسرے یکساں حق رکھنے والوں کے مقابلہ میں ایک شخص کسی لاٹری قرعہ اندازی یا محض کسی اور اتفاق کے نتیجہ میں رقمَ

اس کاروبار میں سود کی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں

طالب بیمہ جو رقم اقساط کی صورت میں کمپنی کو ادا کرتا ہے اگر حادثہ کے وقت اس کے مساوی رقم واپس ملے تو ایک طرف سے نقد ادائیگی اور دوسری طرف سے ادھار ہونے کی بنا پر یہ ادھار کا سود ہے جسے شریعت کی اصطلاح میں ربا النسیئہ کہتے ہیں اور اگر ادا کردہ رقم سے زیادہ ہے تو یہ اضافے کا سود ہے جسے

یز معینہ مدت تک زندہ رہنے اور تمام اقساط ادا کرنے کی صورت میں طالب بیمہ مجموعی رقم سے زائد زر بیمہ لینے کا مستحق ہوتا ہے یا اضافہ کے ساتھ خطیر رقم یکمشت یا بالاقساط لے سکتا ہے یہ سود کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ کاروبار بیمہ ضابطہء وراثت سے متصادم ہے۔

یہ کاروبار اس لئے بھی ناجائز ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے ضابطہء وراثت مجروح ہوتا ہے کیوں کہ مرنے کی صورت میں زر بیمہ کا مالک وہ نامزد شخص بن جاتا ہے جو طالب بیمہ نے اپنی زندگی میں مقرر کیا ہوتا ہے باقی ورثاء اس سے محروم ہوتے ہیں حالانکہ اس کے ترکہ میں تمام شرعی ورثاء شریک ہوتے

دور جدید میں فلمی اداکارہ کے حسن وجمال اور ایک مغنیہ اور گلوکارہ کی آواز کا بیمہ بھی ہوتا ہے اس نے ایسے نام نہاد مفادات کو جنم دیا ہے جنھیں شریعت سرے سے کوئی مفاد ہی تسلیم نہیں کرتی۔ اس طرح اس کاروبار میں تعاون علی الاثم والعدوان بھی پایا جاتا ہے لہذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیر

بں اس پہلو کو بھی اٹھایا گیا ہے کہ کاروبار بیمہ میں جو رقم جمع ہوتی ہے اسے کاروبار میں لگایا جاتا ہے پھر اس کے منافع یا نقصانات کو سرمایہ لگانے والوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یعنی یہ مضابت کی ایک قسم ہے اس کاروبار کی مضاربت قرار دینا درج ذیل وجوہات کی بنا پر محل نظر ہے۔

ملاً 50٪ محنت کرنے والا اور 50٪ رقم خرچ کرنے والا یا اور کوئی شرح مقرر کرلی جاتی ہے۔ [illegible]

★اگر مضاربت میں نقصان ہو تو اس نقصان کو صرف سرمایہ لگانے والا برداشت کرتا ہے مضارب کی محنت تو ضائع ہوتی ہے اس کے علاوہ مالی نقصان میں وہ شریک نہیں ہوتا جبکہ بیمہ کے کاروبار میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی اس کاروبار میں سرمایہ کار کو ہر صورت منافع ہی ملتا ہے نقصان کی صورت میں ؑ

★مضاربت میں سرمایہ کار کو علم ہوتا ہے۔ کہ میری رقم کس قسم کے کاروبار میں صرف ہو رہی ہے جبکہ بیمہ میں سرمایہ کار کو اس قسم کے معاملات سے بالکل لاتعلق رکھا جاتا ہے۔

مضاربت میں اگر سرمایہ کار مر جائے تو اس کی رقم ورثاء کو ملتی ہے جبکہ بیمہ کے کاروبار میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ موت کی صورت میں اس کا حقدار اس کا نامزد کرتا ہوتا ہے۔ شرعی ورثاء اس کے حق دار نہیں ہوتے۔ اس میں قانون وراثت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ہماری بیان کردہ وجوہات کی بنا پر بیمہ کا کارو

بیمہ کی جائز صورتیں

بن صورتوں پر مشتمل ہے اس کی تین اقسام ہیں :

1۔ اجتماعی بیمہ

مت یا اس کا نامزد کردہ کوئی ادارہ چلاتا ہے۔ عام طور پر محنت مزدوری کرنے والوں کو اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ مزدوری کرتے وقت جو حوادث یا امراض لاحق ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مزدور معذور ہو جاتے ہیں۔ یا وہ بڑھاپے میں پہنچ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ تو ان کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے آجر اجیرا

2۔ باہمی بیمہ

ا امداد باہمی کی انجمنیں چلاتی ہیں۔ جو ایسے ارکان سے مل کر تشکیل پاتی ہیں۔ جنھیں ایک ہی طرح کے خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو حادثہ پیش ہو جائے تو جمع شدہ رقم سے اس کی تلافی کر دی جاتی ہے۔ اس کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

3۔ مقررہ اقساط والا بیمہ

(1371ھ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب